

نمایاں نہیں ہو سکتے تھے، ان میں سے کچھ نمایاں ہوئے ہیں، پھر لالہ و گل کی رعنائی دیکھ کر کہتا ہے: خدا جانے کیا کیا صورتیں ہوں گی، جو زمین میں جا چکی ہیں۔ اس نے پورے منظر سے دنیا کی بے ثباتی کا حکیمانہ نکتہ پیدا کیا اور اسے نہایت پرتاثر و دلپذیر انداز میں پیش کر دیا۔

۲۔ لغات۔ نقش و نگارِ طاقِ نسیاں: بھول کے طاق کی زینت و آرائش۔

شرح: ہمیں بھی رنگ رنگ کی محفلیں سجانا یاد تھا، لیکن اب وہ محفلیں بھول کے طاق کی آرائش و زیبائش بن گئیں، یعنی بالکل بھول گئیں اور فراموشی کی نذر ہو گئیں۔

یہ شعر ان لوگوں کے لیے درسِ عبرت ہے، جو جوانی کے عالم میں رنگارنگ محفلیں آراستہ کرنا کے ورے رہتے ہیں۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ اس شعر میں ”بھی“ کا لفظ دیکھنا چاہیے یہ دو حرف کا لفظ نکال دیا جائے تو سوچیے، معنی شعر میں کس قدر کمی آجائے گی۔ اس لفظ نے جو زائد معنی پیدا کیے، یہ ہیں:

”جس طرح تم لوگ رنگارنگ جلسے کیا کرتے ہو، کبھی ہم کو بھی ان صحبتوں کا شوق تھا، لیکن اب ہمارا حال دیکھ کر تم کو عبرت کرنا چاہیے کہ شباب کو قیام نہیں ہے۔“

۳۔ لغات۔ بنات النعش: لغوی معنی نعش اٹھانے والے

شمالی جانب سا-سا ستارے ہیں۔ چار کھٹولے کی شکل میں ہیں،

جنہیں نعش کہتے ہیں اور تین ٹکے ہوئے ہیں، جنہیں بنات کہا جاتا

ہے یعنی نعش اٹھانے والے۔ تین ستاروں میں سے بیچ والے کے

پاس ایک چھوٹا سا ستارہ ہے، جو سہا کہلاتا ہے۔ یہ ستارے

قطب کے ارد گرد گھومتے رہتے ہیں۔ جنارہ اٹھانے والے